سوال

(384)اوجڑی کی حلت کے متعلق شرعی حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اوجڑی کے متعلق ہماری شریعت میں کیاہدایات ہیں یہ حلال ہے یا نہیں، ہمارے ہاں اس میں اختلاف ہے براہِ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں ہماری راہنمائی فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے جوجانورانسانوں کےلئے حلال قراردیئے ہیں ان کے تمام اجزاء حلال اورجائزہیں۔ ہاں، اگراللہ تعالیٰ نے خودکسی چیزکوبندوں پرحرام کردیاہوتوالگ بات ہے، جیساکہ حلال جانورکوذبح کرتے وقت اس کی رگوں سے تیزی کے ساتھ بہنے والے خون کوقرآن مجید میں حرام کیاگیاہے اسے ''دم مسفوح'' سے تعبیرکیاگیاہے۔اس کے علاوہ حلال جانورکی کوئی چیزحرام نہیں ہے، لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ ہرحلال جانورکاہرجزوکھانافرض ہے۔اگرکسی حصے کے متعلق دل نہیںچاہتاتویہ اس کی مرضی ہے،تاہم اسے حرام کہنا صحیح نہیں ہے۔اس وضاحت کے پیش نظرحلال جانورکی اوجڑی بھی حلال ہے اوراسے عام حالات میں کھاناجائزاورمباح ہے۔شرعی طورپراس میں حرمت کی کوئی وجہ نہیں ہے۔اس سلسلہ میں ایک روایت پیش کی جاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلال جانورکے فلاں فلاں عضوکومکروہ خیال کرتےتھے۔یہ روایات صحیح نہیں ہیںجس کی وضاحت ہم نے اہلحدیث مجریہ یکم نومبر2003ء میں کی ہے۔دراصل احناف کے نزدیک حلال جانورکابول وبرازپلید ہے چونکہ اوجڑی حلال جانورکے برازکامحل ہے، اس لئے یہ حضرات اسے مکروہ قراردیتے ہیں، حالانکہ یہ مفروضہ بھی محل نظرہے۔امام بخاری رحمہ اللہ کاموقف ہے کہ جن جانوروں کاگوشت کھایاجاتاہے ان کابول وبرازنجس نہیں ہے۔آپ نے اس کے متعلق کئی ایک دلائل پیش فرمائے ہیں۔ان دلائل کاتقاضاہے کہ جن حیوانات کاگوشت کھایاجاتاہے ان کابول وبرازنجس نہیں ہے اورنہ ہی اوجڑی اس کامحل ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے۔یہ حلال جانورکاحصہ ہے۔اسے اچھی طرح دھوکرصاف کرکے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ایسے اگرکسی کادل نہ چاہے تواسے کھانے پرمجبورنہیں کیاجاسکتا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:391